ابتدائیہ

کیا پاکستانی جامعات میں تحقیق کا معیار تسلی بخش ہے؟اس سوال کا جواب اثبات میں دینا خاصا مشکل ہے، اس لیے کہ ہماری جامعات میں زیادہ زور درس و تدریس پر ہے، حالانکہ تدریس کا کام دوسرے اداروں یعنی کالجوں میں بھی ہو رہا ہے۔ اکثر کالجوں میں بی-ایس اور ایم-اے کی سطح کی تدریس ہو رہی ہے۔ جامعات میں یہ سلسلہ ایم-ایس اور پی ایچ-ڈی تک پھیل جاتا ہے۔سوال یہ ہے کہ اگر تدریس ہی جامعات کی بنیادی پہچان ہے تو پھر ایک کالج اور جامعہ میں کیا فرق ہے۔ ہماری رائے میں جامعات کا بنیادی کام تحقیق کو فروغ دینا ہے اگر جامعہ کے کسی بھی شعبہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ تحقیقی کام نہیں ہو رہا تو یہ جامعہ کے تقاضوں کے مطابق نہیں۔

تحقیقی کاموں کے جو مختلف زاویے ہیں ان میں سے ایک تحقیقی و تنقیدی مجلّے کا اجرا بھی ہے۔اس نوع کے مجلّے میں جہاں جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ اپنی کاوشوں کا اظہار کرتے ہیں وہاں جامعہ سے باہر کے لکھنے والوں کی تحریریں بھی جگہ پاتی ہیں، اس لیے کسی بھی شعبے کا تحقیقی و تنقیدی مجلّہ اس شعبہ کی علمی سرگرمیوں کی پہچان ہوتا ہے۔''معیار'' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کا ترجمان ہے جس میں پاکستان بھر، بلکہ بیرون ملک کی جامعات کے اساتذہ اور طلبہ کی تحریریں شائع ہوتی ہیں۔ مناسب تنقیدی چھان پھٹک کے بعد ان تحریروں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی مشکلات بھی ہیں، اول یہ کہ اُردو کے لیے ایچ ای سی کے منظور شدہ مجلوں کی تعداد صرف بارہ ہے ان میں سے بھی اکثر مجلّے تاخیر سے شائع ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے مضامین کی اشاعت میں تاخیر ہو جاتی ہے لیکن کئی لکھنے والے ایک ہی مضمون تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ مختلف جرائد میں اشاعت کے لیے بھیج دیتے ہیں۔ ایچ ای سی کی ہدایات کے مطابق کسی مضمون کی اشاعت کے لیے جو مراحل درپیش ہوتے ہیں ان میں کچھ عرصہ لگ جاتا ہے ان مراحل سے گزر کر جب مضمون کا انتخاب کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون تو کسی اور جگہ بھی چھپ گیا ہے۔ اس لیے مقالہ نگار حضرات کو چاہیے کہ وہ مضمون بھیجنے کے بعد اس کی اشاعت کا انتظار کریں اور صرف انکار کی صورت میں اسے کہیں اور بھیجیں۔

☆☆☆

پاکستان میں اُردو اگرچہ آئین کے مطابق قومی زبان ہے لیکن اُردو کو دفتری زبان بنانے کے لیے ہمارے قومی نمائندوں نے جو منفی کردار ادا کیا ہے ان کی روداد معیار کے گزشتہ شماروں میں چھپ چکی ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے قومی نمائندوں کا نفاذ اُردو کے حوالے سے کیا رویہ رہا ہے۔ حال ہی میں قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا گیا

ہے جس کے مطابق اُردو کو قومی زبان کی بجائے دوسری پاکستانی زبانوں کے ساتھ شامل کر کے سب کو پاکستانی زبانیں کہا گیا ہے اور تجویز کیا گیا ہے کہ جب تک یہ زبانیں ترقی یافتہ صورت اختیار نہیں کرتیں انگریزی متبادل زبان کے طور پر دفاتر میں رائج رہے گی، اگر یہ بل منظور ہو جاتا ہے اور جس کی ابھی تک کوئی مخالفت بھی نہیں ہوئی تو پاکستان میں اُردو کے نفاذ کے امکانات ہمیشہ کے لیے معدوم ہو جائیں گے۔ اُردو سے محبت رکھنے والوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے۔

☆☆☆

معیارؔ کا نواں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کے مندرجات کا تنوع اس کے لکھنے والوں کا مرہون منت ہے۔ ادارہ سب خواتین و حضرات کا شکر گزار ہے، جنھوں نے معیارؔ کے لیے قلمی معاونت فرمائی۔

مقالہ نگاروں سے درخواست ہے

- ☆ مطبوعہ مقالات نہ ارسال کیے جائیں اور ایک ہی مقالہ مختلف جرائد میں نہ بھجوائیں۔
- ☆ مقالہ بھیج کر چھپنے یا نہ چھپنے کی اطلاع کا انتظار کریں۔ ایچ ای سی کے جرائد میں مقالات کی اشاعت کے کئی مراحل ہیں، خصوصاً 'Peer Review' جس میں تاخیر ہوسکتی ہے اس دوران اگر مقالہ کسی دوسرے جریدے کو بھیج دیا جائے تو اس سے دونوں جرائد کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔
- ☆ حوالہ جات/حواشی/تعلیقات اندر لکھی گئی ہدایات کے مطابق دیئے جائیں۔
- ☆ مقالہ کے اردو عنوان کے ساتھ عنوان کا انگریزی ترجمہ بھی درج کریں نیز اپنا نام/عہدہ/ پتہ اُردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی لکھیں۔ اس سلسلے میں راہنمائی کے لیے معیار کے شمارے دیکھے جاسکتے ہیں۔
- ☆ انگریزی میں Abstract طویل نہ ہو نیز ایک الگ صفحے پر اس کا اردو ترجمہ بھی لکھ کر ارسال کریں۔
- ☆ اپنے مقالے کا اشاریہ (نام، کتب، مقامات، ادارے) بھی بنائیں۔